حضرت مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادیؒ

۱۲۷۳ھ بمطابق ۱۸۵۷ء .... ۱۳۲۹ھ بمطابق ۱۹۱۱ء

تحریر: ملک عبدالرشید عراقی

حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) کے تلامذہ میں سے حدیث کی نشر و اشاعت اور اسکی صیانت و حفاظت کے سلسلہ میں نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ ان میں سر فہرست مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی کا نام آتا ہے۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی اپنے علم و فضل کے اعتبار سے بلند پایہ محدث، محقق، فقیہ، مورخ اور عربی ادب کے بلند پایہ عالم تھے۔ دینی علوم، معقولات، ادب و لغت، اسماء الرجال، تاریخ و سیر و انساب، اور حدیث و متعلقاتِ حدیث پر وسیع نظر تھی۔ فقہی مذاہب اور ائمہ کے اختلافات و دلائل پر ان کو مکمل عبور تھا۔ ان کے علمی تبحر، وسعتِ مطالعہ اور ذوقِ تحقیق پر ان کی تصانیف شاہد ہیں۔ کثرتِ مطالعہ اور فن حدیث پر غیر معمولی اشتغال کی وجہ سے حدیث پر ان کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہو گئی تھی۔ وہ صحیح و ضعیف، راجح و مرجوح، مرفوع و موقوف، محفوظ و معلول متصل و منقطع، مرسل اور حدیث کی دوسری تمام انواع و اقسام کے درمیان نقد و تمیز کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔ جرح و تعدیل میں بھی ان کو مکمل مہارت حاصل تھی۔

مولانا شمس الحق ڈیانوی کے علم و فضل اور علمی تبحر کا علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے:

مولانا حکیم سید عبدالحی الحسنی (م ۱۳۴۱ھ) کہتے ہیں: "وكان حليماً متواضعاً كريماً عفيفاً صاحب صلاح و طريقة ظاهرة محباً لاهل العلم" (نزهة الخواطر: ۸/ ۱۷۹) وہ بڑے حلیم، متواضع، شریف، پاکدامن، نیک اور عمدہ طور طریقہ کے مالک اور اہل علم سے محبت رکھنے والے تھے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ (م ۱۹۴۸ء) لکھتے ہیں:

اخلاق کی یہ کیفیت تھی کہ کبھی ان کی پیشانی پر بل نہیں دیکھا، بلکہ حدیث شریف " تبسمک فی وجه اخیک صدقة" پر پورے عامل تھے۔ میں نے اس حدیث کے حامل علماء کو کم دیکھا ہے (اہلحدیث امر تسر: ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۴)

ولادت: مولانا شمس الحق ۲۷ ذی قعدہ ۱۲۷۳ھ بمطابق جولائی ۱۸۵۷ء کو ضلع پٹنہ صوبہ بہار کے قصبہ منہ میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام امیر علی تھا۔ ۵ سال کی عمر میں اپنی والدہ کے ہمراہ اپنے ننھیال ڈیانواں آ گئے۔ گیارہ سال کے تھے کہ ان کے والد امیر علی نے ۱۲۸۴ھ میں انتقال کیا۔

تعلیم و تربیت: مولانا شمس الحق نے جن اساتذہ کرام سے تعلیم حاصل کی ان کے نام یہ ہیں۔

۱- مولانا محمد ابراہیم نگر نہسویؒ (م ۱۲۸۲ھ)

۲- مولوی حافظ اصغر علی رام پوری

۳- مولوی سید راحت حسین نبتھوی

۴- مولوی عبدالحکیم شیخ پوری (م ۱۲۹۵ھ)

۵- مولانا لطف علی بہاری (م ۱۲۹۶ھ)

۶- مولوی نور احمد ڈیانوی (م ۱۳۱۸ھ)

۷- مولانا فضل اللہ لکھنوی (م ۱۳۱۱ھ)

۸- مولانا بشیر الدین قنوجی (م ۱۲۹۶ھ)

۹- مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)

۱۰- علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی م ۱۳۲۷ھ

مولانا شمس الحق کی یہ بڑی خوش قسمتی تھی کہ ان کو اپنے زمانے کے دو بڑے جلیل القدر محدثین یعنی شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ) سے استفادہ کا موقع ملا۔ یہ اسی فیض ہے۔ کہ ان کی ساری زندگی حدیث کی تدریس، نشر و اشاعت، تصنیف و تالیف اور حدیث کی صیانت و حفاظت اور حدیث کی شرح و تحقیق میں گزری۔

سفر حج : ۱۳۱۱ھ میں مولانا شمس الحق ڈیانوی حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے اور حرمین شریفین میں آپ نے وہاں کے جلیل القدر اساتذہ سے حدیث کی سند و اجازت حاصل کی ان کے نام یہ ہیں

۱- علامہ خیر الدین ابو البرکات نعمان بن محمود آلوسی الحنفی (م ۱۳۱۷ھ)
۲- شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ النجدی (م ۱۳۲۹ھ)
۳- شیخ قاضی عبد العزیز بن صالح بن مرشد الشرقی (م ۱۳۲۴ھ)
۴- شیخ عبد الرحمان بن عبد اللہ السراج (م ۱۳۱۵ھ)
۵- شیخ محمد بن صالح بن محمد بن عبد اللہ الظاہری المدنی (م ۱۳۲۸ھ)
۶- شیخ ابراہیم بن احمد سلیمان المغربی
۷- شیخ احمد بن احمد بن علی المغربی (م ۱۳۱۴ھ)
۸۔ شیخ محمد بن سلیمان حسب اللہ الشافعی (م ۱۳۳۵ھ)

(نزہۃ الخواطر : ۸ / ۱۸۰۔ تذکرہ علمائے حال : ۳۱)

درس و تدریس

فراغتِ تعلیم کے اپنے وطن واپس آکر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور جامعہ ازہر کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم کی۔ ان کے حلقہ درس میں ملک کے گوشے گوشے سے لوگ آکر مستفید ہوتے تھے۔ عرب اور ایران کے طلباء بھی ان سے استفادہ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔

تلامذہ

مولانا شمس الحق ڈیانوی رحمہ اللہ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے، ان میں چند مشہور تلامذہ یہ ہیں۔ جو فراغتِ تعلیم کے بعد خود مسندِ تدریس پر فائز ہوئے اور حدیث کی تدریس اور اس کی نشر اشاعت اور اسکی صیانت و حفاظت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے کہ جن کا تذکرہ انشاء اللہ العزیز رہتی دنیا تک رہے گا۔ مثلاً :

۱- مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۲ھ)
۲- مولانا ابو سعید شریف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ)
۳- مولانا ابو القاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ھ)
۴ مولانا عبد الحمید سوہدروی والد ماجد مولانا عبد المجید خادم سوہدروی (م ۱۳۳۰ھ)
۵- مولانا فضل اللہ مدراسی (م ۱۳۶۱ھ)
۶- مولانا شرف الحق ڈیانوی برادر خورد مولانا شمس الحق (م ۱۳۲۶ھ)
۷:- مولانا حکیم محمد ادریس ڈیانوی (م ۱۹۶۱ء) (آپکے صاحبزادہ)

کتب حدیث کی اشاعت :

مولانا شمس الحق ڈیانوی کا سب سے اہم دینی کارنامہ کتب حدیث کی اشاعت ہے ۵۶ سال کی قلیل عمر میں کتب حدیث کی

اشاعت اور ترویج میں آپ نے جو گرانقدر علمی خدمات انجام دیں۔ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

آپ نے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ ھ) حافظ ابن القیمؒ (م ۷۵۱ ھ) حافظ شمس الدین ذہبیؒ (م ۷۴۸ ھ) کی متعدد کتابیں طبع کروائیں حافظ عبدالعظیم منذریؒ (م ۶۵۶ ھ) کی "مختصر السنن" حافظ ابن القیمؒ (م ۷۵۱ ھ) کی "تہذیب السنن" اور علامہ سیوطیؒ (م ۹۱۱ ھ) کی اسعاف المبطاء تصحیح و تعلیق کے بعد شائع کیں۔

فہرست تصانیف

۱	غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد (عربی)	۲	عون المعبود علی سنن ابی داؤد (عربی)
۳	التعلیق المغنی علی سنن دارقطنی (عربی)	۴	تعلیقات علی اسعاف المبطابر جال الموطا (عربی)
۵	تعلیقات علی سنن نسائی (عربی)	۶	رفع الالتباس علی بعض الناس (عربی)
۷	غنیۃ اللامعی (عربی)	۸	فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری (عربی)
۹	ہدیۃ اللوذعی بنکات الترمذی (عربی)	۱۰	اعلام اہل العصر باحکام رکعتی الفجر (عربی)
۱۱	ہدایۃ النجدین الی حکم المعانقۃ والمصافحۃ بعد العیدین (اردو)	۱۲	التحقیقات العلی باثبات فریضۃ الجمعہ فی القری (اردو)
۱۳	النور الامع فی اخبار صلوۃ الجمعہ عن النبی الشافع (اردو)	۱۴	النجم الوہاج فی شرح مقدمۃ الصحیح لمسلم بن الحجاج (عربی)
۱۵	القول المبیٹی الجہر بالتامین والرد علی القول المتین (اردو)	۱۶	الاقوال الصحیحۃ فی احکام النسیکۃ (فارسی)
۱۷	الرسالہ فی الفقہ (عربی)	۱۸	تنقیح المسائل (عربی، فارسی، اردو)
۱۹	غایۃ البیان فی حکم استعمال المصفر والزعفران (عربی)	۲۰	القول المحقق (فارسی)
۲۱	عقود الجمان فی جواز تعلیم الکتابۃ للنسوان (عربی)	۲۲	فتاوی شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (اردو)
۲۳	فتوی رد تعزیہ داری (اردو)	۲۴	تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء (فارسی)
۲۵	تفریح المتذکرین فی ذکر کتب المتاخرین (فارسی)	۲۶	نہایۃ الرسوخ فی معجم الشیوخ (عربی)
۲۷	سیرت الشیخ المحدث عبداللہ جھاڑ میاں الہ آبادی (اردو)	۲۸	نخبۃ التواریخ (فارسی)
۲۹	المکتوب اللطیف الی المحدث الشریف (عربی)	۳۰	الوجازۃ فی الاجازۃ (عربی)
۳۱	تحفۃ المجتہدین الابرار فی اخبار صلوۃ الوتر وقیام رمضان علی النبی المختار (عربی)		

حدیث کی حمایت اور دینی حمیت

حدیثِ نبویؐ کی صیانت و حفاظت میں مولانا شمس الحق ڈیانوی کی خدماتِ جلیلہ بھی قدر کے قابل ہیں۔ حدیث کے معاملہ میں مولانا ڈیانوی معمولی سی مداہنت بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔ پٹنہ کے ڈاکٹر عمر کریم نے جب حدیث، آئمہ حدیث اور امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ (م ۲۵۶ ھ) کے خلاف زبانِ طعن دراز کی تو مولانا نے اپنے تلمیذ رشید مولانا ابو القاسم سیف بنارسی (م ۱۳۶۹ ھ) سے ڈاکٹر عمر کریم کی کتابوں کا جواب لکھوایا۔ مولانا بنارسیؒ نے جو کتابیں لکھیں ان کی تفصیل یہ ہے*:

۱۔	حل مشکلات بخاری مسمی بہ الکوثر الجاری فی جواب الجرح علی البخاری	۲۔	الامر المبرم لابطال الکلام المحکم
۳۔	ماء حمیم للمولوی عمر کریم	۴۔	صراط مستقیم لہدایۃ عمر کریم
۵۔	الریح العقیم لحسم بناء عمر کریم	۶۔	الخزی العظیم للمولوی عمر کریم

۷- العرجون القدیم فی افشاء عمر کریم ۸- الجرح علی ابی حنیفہ

۹- دفع بہتان العظیم ۱۰- السیر الحثیث فی براءۃ اہل الحدیث

اسی طرح جب مولانا شبلی نعمانی (م ۱۹۱۴ء) نے اپنی کتاب "سیرۃ النعمان" میں محدثین پر عموماً اور امام بخاری پر خصوصاً تنقید کی۔ تو اس کا جواب مولانا شمس الحق ڈیانوی نے مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی (م ۱۳۳۶ھ) سے "حسن البیان" کے نام سے لکھوایا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل السلفیؒ (م ۱۹۶۸ء) نے "حسن البیان" کے مقدمہ میں لکھا ہے۔ کہ "حسن البیان" کے شائع ہونے پر مولانا شبلی نعمانی نے دین و مذہب پر لکھنے سے توجہ ہٹالی۔ اور تاریخ و سوانح کو اپنا موضوع بنالیا۔ اس کے علاوہ مولانا شمس الحق ڈیانوی نے مولانا عبدالسلام مبارکپوریؒ (م ۱۳۴۲ھ) سے امام المحدثین محمد بن اسمعیل البخاریؒ (م ۲۵۶ھ) کے سوانح حیات اور ان کی علمی خدمات پر "سیرۃ البخاری" کے نام سے ایک جامع کتاب لکھوائی۔

"حسن البیان" اور "سیرۃ البخاری" کے شائع ہونے کے بعد آج تک کسی تقلیدی عالم کو جرات نہ ہوئی کہ وہ حدیث نبوی ﷺ اور ائمہ حدیث پر تنقید کر سکے۔

کتب خانہ: مولانا شمس الحق ڈیانوی کو کتابیں جمع کرنے کا بڑا شوق تھا، اور ان کے کتب خانہ کا شمار برصغیر پاک و ہند کے عظیم الشان کتب خانوں میں ہوتا تھا۔ ان کے کتب خانہ میں تمام علوم اسلامیہ کی بے شمار نایاب قلمی و مطبوعہ کتابوں کا ذخیرہ تھا۔ ۱۴ اپریل ۱۹۰۲ء کو ندوۃ العلماء لکھنو نے بنارس میں نادر و کمیاب کتابوں کی نمائش کی تھی۔ ان میں فن حدیث کی بعض نایاب و نادر کتابیں مولانا شمس الحق کے کتب خانہ سے آئی تھیں۔ علامہ شبلی نے اپنے مضمون میں ان کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اور وہ کتابیں یہ ہیں:

۱- مسند عبد بن حمید ۲- مسند ابو عوانہ ۳- کشف الاستار عن زوائد مسند البزار للھیثمی ۴- مصنف ابن ابی شیبہ ۵- معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ۶- معالم السنن للخطابی ۷- شرح سنن ابی داؤد ابن القیمؒ (مقالات شبلی: ۷ / ۱۱۱)

ان کتابوں کے علاوہ بے شمار کتابوں کا ذخیرہ مولانا شمس الحق کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ اس کتب خانے کی بے شمار کتابیں دو المناک حادثوں کا شکار ہو گئیں۔ پہلا حادثہ ۱۹۴۶ء میں پیش آیا، جب بہار میں ہندو مسلم فسادات ہو گئے۔ تو اس کی زد میں ڈیانواں بھی آگیا۔ بے شمار مسلمانوں نے مولانا ڈیانوی کے آبائی مکان میں پناہ لی۔ اور لوگوں نے اس وقت بے شمار کتابیں ضائع کر دیں۔ اس کے بعد بے شمار کتابیں تقسیم ملک پر مولانا شمس الحق کے صاحبزادہ مولانا حکیم محمد ادریس اپنے ساتھ ڈھاکہ لے گئے جو ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش کے قیام سے ضائع ہو گئیں۔

وفات: ۱۹۱۱ء میں طاعون کی بیماری پورے ہندوستان میں پھیلی۔ چنانچہ مولانا شمس الحق نے بھی طاعون کی بیماری میں ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء کو ۵۲ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ قمری تاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ تھی۔ (الامر المبرم ص ۲۱۲)

تصنیفات: مولانا شمس الحق ڈیانوی بلند پایہ مصنف تھے۔ اور تصنیف و تالیف کا بڑا عمدہ ذوق رکھتے تھے۔ آپ نے مختلف موضوعات پر عربی، فارسی اور اردو میں جو کتابیں لکھیں ان کی مجموعی تعداد ۳۱ ہے۔

مولانا حافظ عبدالجبار (ھیل ضلع گجرات) کی وفات

حافظ عبدالجبار بن مولانا حافظ سلطان محمود رحمہ اللہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی وفات خطبہ جمعہ کے فوراً بعد دعا مانگتے ہوئے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انکی بشری غلطیوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ انکی نمازِ جنازہ رئیس الجامعہ علامہ مدنی صاحب نے بڑے خشوع اور خضوع سے پڑھائی۔